3864-حدیث (الارواح جنود مجندۃ) کا معنی

سوال

میں ایک نئی مسلمہ ہوں اورانٹرنیٹ پر میرلنک یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے مندرجہ ذیل حدیث دیکھی تواپنی استاد سے اس کے بارہ میں سوال کیا استاد کا جواب بھی ذکر کروں گی ،مجھے اس جواب اورحدیث کے معنی سے بہت ہی زیادہ تکلیف ہوئی ، توکیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس موضوع میں ذرا تفصیل سے جواب دیں اورکیا اس موضوع میں کوئی اوراحادیث بھی ہیں جواس حدیث کے معنی کی تاکید کرتی ہوں ؟

وہ حدیث صحیح مسلم میں اس طرح مروی ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : روحیں مجتمع لشکرہیں توجوان میں سے پہچانتی ہیں وہ مانوس ہوتی اورجو مختلف ہوتی ہیں جداجدا ہوجاتی ہیں ۔ صحیح مسلم (6376)

حدیث یہ نہیں کہتی کہ لوگ پیدائش سے قبل زندہ تھے ، بلکہ یہ کہا کہ روحیں جنت میں تھیں اوریہ جنت وہ نہیں جس میں آخرت کے اندر مسلمان جائیں گے بلکہ یہ توکوئی اورجگہ ہے جسے ہم نہیں جانتے ، یہ لوح محفوظ میں ہے اوراللہ وحدہ ہی جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے ۔

یعنی اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ وہ جگہ ایک بنک کی طرح ہے جس جگہ سے روحوں کو پیدا فرماتا ہے ۔

جب عورت حاملہ ہوتی اوراللہ تعالی رحم مادرمیں پائے جانے والے بچے میں روح پھونکتا ہے توبچے کویا توخبیث روح دی جاتی ہے اوریا پھر اسے اچھی روح ملتی ہے ، اگراسے اچھی روح ملے تووہ اچھا شخص بن جائے گا ، اوراگراسے خبیث روح دی جائے تووہ خبیث شخص بنے گا ، لیکن اسے کے باوجودانسان یہ استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اپنی اس تقدیر کواپنے اعمال کے اعتبار سے بدل دے ، اوریہاں پردعا اور نیت کا بھی بہت بڑااوراہم دخل ہے ۔

پسندیدہ جواب

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے تعلیقا روایت بیان کی ہے کہ :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کویہ فرماتے ہوئے سنا :

روحیں مختلف قسم کے لشکرہیں ان میں جوآپس میں تعارف رکھتی ہیں وہ مانوس اورجوتعارف نہیں رکھتی وہ جدارہتی ہے ۔ صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب الارواح جنود مجندہ ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (الارواح جنود مجندۃ) خطابی کا کہنا ہے احتمال ہے کہ اس میں اس طرف اشارہ ہوکہ ان میں مختلف اشکال خیر وشر اورصلاح وفساد والی ہوتی ہیں ۔

اس لیے کہ لوگوں میں سے اچھے لوگ اپنی طرح کے لوگوں کی طرف ہی جاتے ہیں اورشریراپنی طرح کے شریر کی طرف ہی مائل ہوتا ہے توروحوں کا تعارف ان طبعیتوں پر ہے جن پر بھلائی اورشرمیں انہیں پیدا کیا گیا ، توجب اس میں اتفاق ہوتوان کا آپس میں تعارف ہوجاتا اوراگروہ اس میں مختلف ہوں توایک دوسرے سے علیحدہ ۔

اوریہ بھی احتمال ہے کہ حالت غیب کے اندراس میں مخلوق کی ابتدا کی خبر ہواس لیے کہ روحیں جسموں سے پہلے پیدا کی گئ اوروہ آپس میں ملتی جلتی رہیں توجب انہیں اجسام میں ڈالا گیا توپہلے تعارف کی بنا پرہی ایک دوسرے سے تعارف ہوا جوکہ پہلے گذرچکا تھا ۔

اوردوسرے کہتے ہیں کہ :

اس سے مرادیہ ہے کہ شروع میں جب روحیں پیدا کی گئیں توان کی دوقسمیں تھیں ، تو معنی اسی مقابلہ میں ہے کہ جب دنیا میں روح والے جسم ملتے ہیں یا تومانوس ہوتے ہیں یا مختلف جس مناسبت سے روحوں کوپیدا کیا گیا ہے ۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں :

اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعض آپس میں نفرت کرنے ہوسکتا ہے کہ آپس میں مانوس ہوجائیں اس لیے کہ یہ ملاقات کی ابتدا پر محمول ہے ، کیونکہ وہ سبب کے بغیر اصل پیدائش کے متعلق ہے ، اوردوسری حالت میں یہ ایسے وصف سے مکتسب ہو جوکہ نفرت کے بعد الفت کا تقاضا کرے مثلا کافر کا ایمان لانا ، اور غلطی کرنے والے کا احسان کرنا ،

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (جنود مجندۃ) یعنی مختلف جنسیں اوریا پھر جمع شدہ لشکر ۔

ابن جوزي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث سے حاصل ہوتا ہے کہ انسان جب اپنے نفس میں فضیلت اوراصلاح والی چیز سے نفرت پائے تواسے چاہئے کہ وہ اس کا سبب تلاش کرے تاکہ اس مذموم وصف سے نجات حاصل کرسکے ، اوراسی طرح اس کے برعکس بھی یہی حالت ہو تواسی طرح کرنا چاہئے ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

روحیں اگرچہ وہ سب روحیں ہونے میں متفق ہیں لیکن مختلف امور کی بنا پران میں امتیازی حیثیت بھی ہوتی ہے ، توایک ہی نوع کے اشخاص کی ایک اشکال میں ہیں اورکسی سبب سے اس نوع میں کوئی خاص اورمناسب معنی جمع ہو ، اسی لیے ہم یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہر نوع اپنی جیسی ہی سے انس رکھتی اور مخالف سے نفرت کرتی ہے ، پھر ہم ایک ہی نوع کے بعض اشخاص کومانوس اور بعض کو نفرت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں ، تویہ ان امور کی بنا پر ہے جس کی وجہ سے انفرادی حیثیت اوراتفاق ہوتا ہے ۔

اورہم نے اسے مسند ابویعلی میں موصولا روایت کیا ہے اوراس کے ابتدا میں قصہ ہے کہ عمرہ بنت عبدالرحمن کہتی ہیں :

مکہ میں ایک خوش مزاج عورت تھی تووہ مدینہ میں بھی اپنی طرح کی ایک عورت کے پاس ٹھری ، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کواس کا علم ہوا تووہ فرمانے لگیں : میرے محبوب نے سچ فرمایا ، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ، توانہوں نے اسی طرح کی بات ذکر کی ۔ انتھی ۔

اورحدیث کوامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح (4773) میں بیان کیا اس کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

(روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں ان میں جوآپس میں تعارف رکھتی ہیں وہ مانوس اورجوتعارف نہیں رکھتی وہ جدا رہتی ہے) ۔

علماء کا کہنا ہے کہ اس کا معنی جمع کردہ لشکر یا مختلف انواع ہیں ، اوراس کا تعارف وہ امر ہے جس پر اللہ تعالی نے اسے بنایا ہے ۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ : اللہ تعالی نے جن صفات پر اسے بنایا ہے وہ اس کے موافق ہے ، اوراس کی نحوست میں اس کے مناسبت رکھتی ہے توجس نے اسے اس سے دور کیا وہ اس سے نفرت اوراس کی مخالفت کرتی ہے ۔

اور خطابی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اس کا مانوس ہونا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اسے ابتداامیں جس شقاوت اور سعادت پر پیدا فرمایا ہے ، اور روحیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں دو قسمیں تھیں ، توجب وہ دنیا کے اندر اجسام میں ملتی ہیں توجس پر وہ پیدا کی گئ تھیں اس کے اعتبار سے مانوس اور اختلاف کرتی ہیں تو اچھی روحیں اچھی روحوں کی طرف اور شریر اور بری روحیں شریر اور بری روحوں کی طرف ہی مائل ہوتی ہیں ۔

واللہ تعالی اعلم .